سوال

(169) بیوی کا مردہ خاوند کو غسل دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک پمفلٹ میں پڑھا ہے کہ اگر بیوی فوت ہو جائے تو خاوند اسے غسل نہ دے کیونکہ وہ بیوی کی وفات کے بعد اس کے لیے غیر محرم ہو جاتا ہے لیکن جب خاوند فوت ہو جائے تو بیوی اسے غسل دے سکتی ہے کیونکہ وہ دوران عدت مرنے والے کی بیوی رہتی ہے، قرآن وحدیث کے مطابق اس مسئلہ کی وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پمفلٹ کے حوالے سے سوال میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے، اس کا تعلق رائے اور قیاس سے ہے، قرآن وحدیث سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ شریعت میں اس کے خلاف حکم ہے۔ کیونکہ ہماری شریعت میں میاں بیوی ایک دوسرے کو غسل دینے کے زیادہ حقدار ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا تھا: ''اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو گئی تو میں تمہیں غسل دوں گا۔'' [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ''اگر مجھے اپنے اس معاملہ کا پہلے علم ہو جاتا جس کا مجھے تاخیر سے علم ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی ازواج ہی غسل دیتیں۔ [2]

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت کی تھی کہ مرنے کے بعد انہیں ان کے خاوند حضرت علی رضی اللہ عنہ غسل دیں چنانچہ ان کی وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہی ان کو غسل دیا تھا۔ [3]

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم کرے جسے مرنے کے بعد اس کی بیوی غسل دے اور اسے پرانے کپڑوں میں کفن دیا جائے، چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ان کی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے غسل دیا تھا اور انہیں استعمال شدہ کپڑوں میں کفنایا گیا تھا، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس امر کی وصیت کی تھی چنانچہ وہ اکیلی غسل دینے میں کمزور تھیں، اس لیے انہوں نے ان کے بیٹے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا تعاون لیا تھا۔ [4] امام بیہقی نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے لیکن اس کے شواہد بھی ذکر کیے ہیں۔ [5]علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے اس عمل پر کوئی انکار نہیں کیا تو یہ عمل اجماع کی مانند ہے۔ [6]

جمہور اہل علم بھی اس کے قائل ہیں البتہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ مرد اپنی بیوی کو غسل نہیں دے سکتا حتی کہ اگر خاوند کے علاوہ وہاں غسل دینے والا کوئی دوسرا نہ ہو تو

پھر بھی اسے غسل دینے کی اجازت نہیں بلکہ بیوی کو تیمم کرائے تاہم بیوی اپنے خاوند کو غسل دے سکتی ہے۔[7]

بہر حال سوال میں جو موقف پیش کیا ہے، اسے احناف نے عقلی طور پر اختیار کیا ہے، کتاب وسنت میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]ابن ماجہ، الجنائز: ۱۴۶۵۔

[2]ابوداود، الجنائز: ۱۳۴۱۔

[3]دارقطنی، ص: ۷۹، ج۲۔

[4] بیہقی، ص: ۳۹۷، ج۳۔

[5]تعلیق روضۃ الندیہ، ص: ۴۳۰، ج۱۔

[6] نیل الاوطار، ص: ٦٤٦، ج۲۔

[7]المغنی، ص: ۴۱، ج۳۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 168

محدث فتویٰ